REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یکم، سہ شنبہ — فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۴ اخاء ۱۳۳۹ ہش ، ۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ اکتوبر ۔ بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ فون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی ۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

تبت میں کمیونسٹ چین کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کیلئے مؤثر کارروائی کی جائے

دلائی لامہ کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے اپیل

نیویارک ۳ اکتوبر ۔ تبت کے جلاوطن مذہبی پیشوا دلائی لامہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے اپیل کی ہے کہ وہ تبت میں چین کے جارحانہ اقدامات کو روکنے کے لئے مؤثر کارروائی کریں ۔ دلائی لامہ نے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کے نام ایک خاص مکتوب ارسال کیا ہے ۔ جو تین افراد پر مشتمل ایک وفد لے کر نیویارک پہنچا ہے ۔ اس وفد کے لیڈر دلائی لامہ کے بھائی ہیں ۔ مکتوب میں دلائی لامہ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ تبت کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ آپ نے اپنے مکتوب میں اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ کمیونسٹ چین نے تبت میں جو جارحانہ اقدامات کئے ہیں ان پر غور کیا جائے اور انہیں روکنے کے لئے مؤثر کارروائی کی جائے۔

مشرقی پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریاں ۔ ۴½ ہزار دیہات تباہ ہو گئے

بیس لاکھ ایکڑ کی کھڑی فصلوں اور ۲۳ ہزار مکانات کو نقصان پہنچا

نئی دہلی ۳ اکتوبر ۔ فنانشل کمشنر مشرقی پنجاب نے بتایا ہے کہ اس سال موسم برسات میں مشرقی پنجاب میں سیلابوں کی وجہ سے ۷۷ افراد ہلاک ہو چکے ہیں ۔ اس صوبے میں سیلاب سے چار ہزار تین سو چونتیس دیہات تباہ ہو گئے ۔ ۲۰ لاکھ ایکڑ کی کھڑی فصلوں اور ۲۳ ہزار مکانات کو نقصان پہنچا ۔ اور ۳۰ لاکھ اشخاص متاثر ہوئے ۔ آپ نے کہا ۔ نقصان کا کل اندازہ کروڑوں روپوں تک پہنچ گیا ہے ۔ دس لاکھ ایکڑ اراضی بالکل تباہ ہو گئی ہے ۔ اور صرف اس کی وجہ سے ۱۵ کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے ۔ آپ نے کہا امرتسر شہر کو سیلاب سے جو نقصان پہنچا ہے ۔ اس کا صحیح اندازہ پیش کرنا مشکل ہے ۔ لیکن خیال یہ ہے ۔ کہ وہ نو کروڑ روپے سے کم نہیں ہوگا۔

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت

ربوہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء ۔ طبیعت بدستور علیل ہے ۔ گلے میں چھالے ہیں اور سینہ میں درد ہے ۔ رات کو سانس کی تکلیف بھی رہی ۔ احباب صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی میں پاکستانی ہاکی ٹیم کے کھلاڑیوں کا شاندار استقبال

کراچی ۳ اکتوبر ۔ اولمپک کھیلوں میں طلائی تمغہ حاصل کرنے والی پاکستانی ہاکی ٹیم جب کراچی پہونچی تو اس کا شاندار خیر مقدم کیا گیا ۔ جونہی ٹیم کے ارکان طیارے سے اترے انہیں ہار پہنائے گئے ۔ اور مسرت کے اظہار کے لئے بے شمار غبارے چھوڑے گئے ۔ ہوائی اڈے پر ہاکی کے عالمی چمپئنوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہاکی کے ہزاروں شائقین موجود تھے ۔ ان میں کھلاڑیوں کے احباب اور ہاکی فیڈریشن کے عہدیدار بھی شامل تھے ۔ ٹیم کے ارکان کو جلوس کی شکل میں قائد اعظم کے مزار پر پہنچایا گیا ۔ جہاں ٹیم نے مزار پر پھول چڑھائے ۔ مسٹر اے ۔ ایس ۔ اعوان ٹیم کے ساتھ آئے ہیں ۔ لیکن ٹیم کے کپتان میجر حمیدی یورپ ٹھہر گئے ہیں ۔

عوام کے اشتیاق کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے ۔ کہ طیارے کے آنے سے کئی گھنٹے پہلے کراچی ہاکی ایسوسی ایشن سے ملحق ۴۶ ہاکی ٹیموں کے ارکان اور پاکستان ہاکی فیڈریشن کے عہدیدار اڈہ پر پہنچ گئے تھے ۔

ولادت

۲۶ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر رشید احمد صاحب میڈیکل آفیسر ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈیرہ غازیخان کو لڑکا عطا فرمایا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت انور احمد نام رکھا ہے ۔ نومولود مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کی صحت و عمر میں برکت دے اور اسے خادم سلسلہ بنائے آمین

جنوب مغربی افریقہ کا معاملہ جنرل اسمبلی میں

نیویارک ۳ اکتوبر ۔ جنرل اسمبلی نے جنوب مغربی افریقہ کا معاملہ باقاعدہ طور پر اپنے ایجنڈے میں شامل کرنا منظور کر لیا ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ٹرسٹی شپ کمیٹی کو اطلاع دے دی گئی ہے جنوب مغربی افریقہ کے علاقے دوسری جنگ عظیم کے بعد جرمنی سے چھین لئے گئے تھے اور اقوام متحدہ نے انہیں جنوبی افریقہ کی نگرانی میں دے رکھا تھا ۔ لیکن جنوبی افریقہ ان علاقوں کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دینے سے انکار کر رہا ہے۔

اردو یونیورسٹی کا سنگ بنیاد

کراچی ۳ اکتوبر ۔ کل تیسرے پہر پرنس کریم آغا خاں نے اردو یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا ۔ آپ نے اس موقعہ پر بہت بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی ۔ کہ اردو کی یہ پہلی یونیورسٹی قومی تعلیمی پروگرام سے باہر نہیں جائے گی ۔ بلکہ اس کے اندر رہ کر قوم کو ترقی دینے کی کوشش کریگی

صدر آئزن ہاور ۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن اور رابرٹ مینزیز کا مشترکہ بیان

واشنگٹن ۳ اکتوبر ۔ صدر آئزن ہاور وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن اور وزیر اعظم آسٹریلیا مسٹر رابرٹ مینزیز نے ایک مشترکہ بیان میں یہ توقع ظاہر کی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی پیش ہونے والے مختلف مسائل بالخصوص تخفیف اسلحہ کا مسئلہ حل کرنے میں حقیقی کامیابی حاصل کر سکے گی ۔ مسٹر ہیرلڈ میکملن اور مسٹر رابرٹ مینزیز نے صدر آئزن ہاور سے ۲½ گھنٹہ تک ملاقات کی ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو اب جو نازک صورت حال درپیش ہے تینوں راہنماؤں نے اس پر غور کیا ۔ انہوں نے اس مسئلہ پر بھی غور کیا ۔ کہ روسی الزامات کے جواب میں مغربی طاقتیں جنرل اسمبلی میں کیا حکمت عملی اختیار کریں۔

امرتسر میں جلسوں جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی

نئی دہلی ۳ اکتوبر ۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق امرتسر شہر میں جلسوں ، جلوسوں اور مظاہروں پر پابندی میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء

اخبارات کا نازک فرض

ملک کی بہبودی کے لئے ایک یہ امر بھی نہایت ضروری ہے کہ عوام کو صحیح خبریں ملیں افسوس ہے کہ آج دنیا میں پروپیگنڈہ کا فن اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ عموماً صحیح خبر اسکے گرد و غبار میں چھپ کر رہ جاتی ہے اور جو خبر مختلف چھلنیوں سے چھن کر اور مختلف چھاپوں سے چھٹ کر عوام تک پہونچتی ہے۔ اس کا حلیہ اتنا بدل چکا ہوتا ہے۔ کہ اصل واقعہ جس سے اس خبر کا تعلق ہوتا ہے شرمندہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

عوام تک خبریں پہنچانے کا سب سے بڑا ذریعہ اخبارات ہیں۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی ہیں۔ ان میں سے ۹۰ فیصدی خبر رساں ایجنسیوں اور باقی نامہ نگاروں کے ذریعہ دستیاب ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو خبریں ایجنسیوں کے ذریعہ ملتی ہیں ان میں اخبارات کم از کم تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اتنا ضرور ہو سکتا ہے کہ کوئی حصہ حذف کر دیا جائے۔ لیکن اس طرح بھی بعض وقت خبر کا حلیہ بدل جاتا ہے۔ فن کار خبر نویس چاہے تو خبر میں رد و بدل کے بغیر اس کو ایسے سانچے میں ڈھال سکتا ہے کہ جس سے خبر کی حقیقت پڑھنے والے سے اوجھل ہو جائے۔

خود خبر رساں ایجنسیاں بھی خبروں میں تراش خراش کر دیتی ہیں اور اس میں اس صفائی سے رد و بدل کر سکتی ہیں کہ صحیح شکل باقی نہیں رہ سکتی۔ پھر خود خبر رساں ایجنسیاں بھی اپنے نامہ نگاروں کی محتاج ہوتی ہیں اور وہ بھی اپنی مرضی کے مطابق کچھ نہ کچھ اپنا رنگ چڑھا سکتے ہیں۔ اس سے بھی آگے خبر کے اصل ماخذوں سے نکلتے ہوئے بھی خبر صرف ایسے رنگ میں نکل سکتی ہے جس رنگ میں وہ ماخذ پسند کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل ماخذ بالکل واقعہ کے الٹ خبر باہر نکالتے ہیں۔ الغرض اصل واقعہ کی اطلاع عوام تک پہنچتے پہنچتے کئی کئی سانچوں اور جھٹکوں سے ہو کر گذرتی ہے۔ اس لئے ساری تو خبریں نہیں۔ بہت سی خبریں جو عوام تک پہنچتی ہیں اکثر مبدل شدہ ہوتی ہیں اس طرح عوام اصل حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں۔

بعض واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا عوام تک پہنچنا ملک کے تحفظ کے منافی ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی خبروں کو جائز طور پر روکا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جس بات سے فتنہ پیدا ہوتا ہو۔ حکومت کے لئے نظم و نسق کے پیش نظر اس کو دبا دینا قرین مصلحت ہے بعض ایسی خبریں ہوتی ہیں۔ جو افواہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ ایسی خبروں کو ہوا دینا بھی ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ہوتا ہے

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض اخبارات خبریں خود تراشنے کا کام بھی کر لیتے ہیں یہ بہت بڑی بد دیانتی ہے۔ بعض پالیسی کے مفاد کے پیش نظر ایسا کام بڑے اونچے پیمانے پر ہوتا ہے۔ خاص کر جب دو قوموں کا کسی بات پر تنازعہ ہو جاتا ہے تو ہر دو ملک کے اخبارات ایک دوسرے کے خلاف موضوع خبریں شائع کرنے سے گریز نہیں کرتے بظاہر یہ اخبارات اپنے ملک کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اس سے بڑی دشمنی کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس طرح وہ اپنے ملک کے عوام کو حقیقت حال سے بے خبر رکھتے ہیں جس کے نتائج بعض وقت ملک و قوم کے لئے بڑے نقصان دہ نکلتے ہیں۔

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ نامہ نگار غلطی سے یا عمداً بڑے بڑے لیڈروں کی بعض اہم تقریروں میں تصرف کر دیتے ہیں۔ ابھی حال میں اخباروں نے پنڈت نہرو کے ایک بیان میں ایسا تصرف کیا کہ جس سے مسئلہ کشمیر کے متعلق بڑی غلط فہمی پھیل سکتی تھی یہاں تک کہ خود پنڈت نہرو کو خاص طور پر اس کی تردید کرنی پڑی ہے یہ ایک خطرناک تصرف تھا کہ اگر بفرض محال خبر صحیح ہوتی تو نہرو ایوب ملاقات کی وجہ سے جو دونوں ملکوں کی فضا خوشگوار ہوئی ہے وہ آئندہ آئندہ کے لئے تلخ تر ہو کر رہ جاتی ہے

اس سے ظاہر ہے کہ اخبارات اور نامہ نگار کس طرح ملک و قوم کو چاہیں تو فائدہ اور چاہیں تو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اسلئے خبر رسانی کا معاملہ نہایت نازک معاملہ ہے اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے بعض دفعہ سچی خبر بھی عوام تک پہنچانا ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ہو سکتا ہے۔ اس طرح اخبارات کو خبر رسانی کے بارے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے

امریکہ اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی اغوا کے ایسے واقعات ہو چکے ہیں کہ اخبارات کی غلطی سے مغوی افراد کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ اس لئے اخبارات کا صرف یہی کام نہیں ہے کہ وہ خبر شائع کرنے سے پہلے خبر کی صداقت کے بارے میں پوری پوری تحقیقات کر لیا کریں۔ بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ خواہ خبر سچی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بھی دیکھ لیا کریں کہ اس کا شائع کرنا قرین مصلحت ہے یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جہاں خبر کی صداقت معلوم کرنے کے لئے تحقیقات کو ضروری قرار دیا ہے۔ وہاں یہ پابندی بھی عائد کی ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی اطلاع ملے تو وہ اسکو آگے نہ چلائے اور سوا متعلقہ حکام کے کسی کو نہ بتائے۔ بلکہ یہاں تک کہا ہے کہ اگر کوئی شخص اتنی ہی بات جتنی کہ اس کو معلوم ہوئی ہے بلا کم و کاست کسی دوسرے کے سامنے بیان کر دے تو یہ اس کو جھوٹ بولنے کا ملزم بنانے کے لئے کافی ہے۔

اگرچہ صحیح خبر بھی پہنچانے کے لئے اخبارات پر کئی قسم کی پابندیاں عاید ہوتی ہیں۔ خود حکومتیں مصلحت کی بناء پر بعض خبروں کو چیک کر سکتی ہیں۔ خود ملکی مصالح کا خیال پابندی عائد کر سکتا ہے تاہم اس سے اخبارات کا یہ فرض کہ سچی خبریں پہنچائیں کم نہیں ہو جاتا سب سے خطرناک بات جو اخبارات کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ فتنہ و فساد کو ہوا دینے کے لئے یا کسی فرد یا جماعت کو نقصان پہنچانے کے لئے خبریں خود تراش کر شائع کی جائیں اچھے اخبارات وہی گنے جاتے ہیں جو اس بات کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیں اور جن خبروں پر حکومت کی طرف سے یا اخلاقی اور مصلحت عمومی کے لحاظ سے کوئی پابندی نہ عاید ہوتی ہو وہ بلا کم و کاست اور بلا رد و بدل غیر جذباتی طریق سے شائع کی جائیں۔ تاکہ عوام تک صحیح خبر پہنچے اور وہ خود اس سے نتیجہ نکالیں۔ اور اپنی طرف سے خبر پر کوئی تبصرہ سوا اداراتی کالموں کے نہ کیا جائے۔

آج فساد اور ہے

پہلے فساد اور تھا آج فساد اور ہے
آج ہے اور معرکہ آج جہاد اور ہے

دل کا مزاج اور ہے تن کی فتاد اور ہے
شعلۂ برق اور ہے خاک و رماد اور ہے

پہلے تھی اور کربلا آج ہے اور کربلا
آج حسین اور ہے ابن زیاد اور ہے

پہلے تھا حملۂ تبر آج ہے حملۂ خرد
دینِ خدا کے ساتھ انہیں آج عناد اور ہے

حرص و ہوا کی موج ہے دیکھ سنبھل کے ناخدا
کشتیِ نوحؑ کے لئے بادِ مراد اور ہے

تو ہے مسافرِ ازل تو ہے مسافرِ ابد
ایسے سفر کے واسطے توشہ و زاد اور ہے

وجد سا آگیا ہے تنویر ترے بیان سے
بلبلِ حق نواز کا نغمۂ شاد اور ہے

محکمہ بجلی متوجہ ہو

ربوہ میں عموماً بجلی کی روزانہ کئی کئی گھنٹے بند رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو تو سخت تکلیف ہوتی ہی ہے روزنامہ الفضل کی اشاعت میں بھی سخت خلل واقع ہوتا ہے ربوہ میں عموماً بجلی کی رو صبح اور دوپہر کے وقت بند ہوتی ہے۔ جب کہ الفضل پریس میں چھپ رہا ہوتا ہے چنانچہ اس وقت کہ ۱۰½ بجے ہیں۔ صبح سے بجلی بند ہے ہم محکمہ بجلی کو ایک دفعہ پھر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس شکایت کا تدارک کرے اور ربوہ میں بجلی کی سپلائی کے انتظام کو بہتر بنانے کی کوشش کرے

احمدیت دنیا میں اسلامی تعلیم و تمدن کا صحیح نمونہ پیش کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے

اپنے افعال و کردار کو اس مقصد کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو

یہ عزم کرو کہ ہم نے ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

(۲)

مجھے ہمیشہ حیرت آتی ہے

ان لوگوں پر جو میرے پاس شکایتیں لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں ہم کیا کریں۔ میں انہیں کہتا ہوں۔ تم اس بات پر کیوں غور نہیں کرتے کہ لوگ تمہاری کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اگر وہ اس لئے مخالفت کرتے ہیں۔ کہ وہ تمہارے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ تم اسلام کے دشمن ہو۔ تو اس مخالفت کو دور کرنے اور ان کو اپنا دوست بنانے کے دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ یا تو تمہیں اپنے دعوئے احمدیت کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور تمہیں بھی ویسا ہی بننا پڑے گا۔ جیسے تمہارا مخالف ہے۔ پھر بے شک وہ تمہاری طرف محبت کا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ ہم دونوں ایک جیسے ہیں اور یا پھر تمہیں کوشش کر کے اس کو بھی اپنے جیسا بنانا پڑے گا اور درست طریق یہی ہے کہ تم اسے بھی اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کرو۔ اس صورت میں بھی وہ تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ یہ میرا محسن ہے اور تمہاری آپس کی مخالفت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم اس طریق کو اختیار نہیں کرتے۔ اور یہ شور مچاتے چلے جاتے ہو کہ لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ تو اس سے زیادہ بے وقوفی کی علامت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اگر تم نے احمدیت کو سمجھا ہے۔ اور اگر تم نے احمدیت کے مغز کو حاصل کیا ہے۔ تو تمہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ سوائے اس کے کہ کوئی شخص

سچائی کی تحقیق

کر رہا ہو۔ اور اس پر ایک حد تک سچائی کھل چکی ہو۔ باقی سوائے ان کے جو بادریہ آزاد ہوتے ہیں وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر مسلمان نہیں ہوتے عیسائی کہلاتے ہیں مگر عیسائی نہیں ہوتے یہودی کہلاتے ہیں مگر یہودی نہیں ہوتے۔ ہندو کہلاتے ہیں مگر ہندو نہیں ہوتے۔ باقی کسی انسان سے تمہارا یہ امید کرنا کہ

جس عظیم الشان کام کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو

اس میں تمہاری کوئی مخالفت نہ کرے ایک بالکل احمقانہ اور مجنونانہ خیال ہے۔ یہ مخالفت اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے۔ جب تم ان کو اپنا دوست بنالو۔ اور وہ دوست اسی صورت میں بن سکتے ہیں۔ جب تم ان کی غلط فہمیوں کو دور کر دو۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کی برکات سے روشناس کرو۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اس خیال میں مت رہو۔ (خصوصاً میں زمینداروں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں) کہ فلاں مشکل پیدا ہو گئی ہے کسی آدمی کو قادیان بھیجا جائے۔ جو کسی ناظر سے ملے۔ ناظر خدا نہیں۔ میں خدا نہیں۔ جب خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ اس کے دین کی خدمت کے لئے کھڑے ہوں گے۔ انہیں ابتلاؤں اور امتحانوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑے گا تو کوئی انسان تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے اگر تم آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ آرام سے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں۔ کیونکہ احمدیت اس لئے نہیں آئی۔ کہ اپنے عقائد کو ترک کر کے اور مداہنت سے کام لے کر دنیا سے صلح کر لے۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ گاؤں کے چند نمبردار اس کا اقرار کر لیں۔ اور وہ تمہیں دکھ نہ دیں۔ احمدیت اس لئے نہیں آئی کہ چند بڑے بڑے چوہدری اس کی صداقت کا اقرار کر لیں۔ بلکہ احمدیت اس لئے آئی ہے کہ سارے گاؤں

سارے شہر، سارے صوبے سارے ملک اور سارے براعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیئے جائیں۔

پس یہ چیزیں حقیقت ہی کیا رکھتی ہیں کہ ان کی طرف توجہ کی جائے۔ جس دن یہ آگ تم میں پیدا ہو گئی۔ تم اپنے آپکو مضبوطی میں ایک پہاڑ محسوس کرو گے۔ لیکن جب تک یہ آگ تم میں پیدا نہیں ہو گی۔ تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش رہو گے جیسے بیمار مر رہا ہوتا ہے۔ تو وہ افیون کی گولی کھا لیتا ہے۔ افیون کی گولی سے اس کا درد بے شک کم ہو جائے گا۔ مگر اسے آرام نہیں آئے گا۔ اس کے مقابلہ میں عقلمند انسان افیون نہیں کھائے گا۔ بلکہ وہ کہیگا میں درد برداشت کر لوں گا مگر

صحیح رنگ میں

اپنا علاج کراؤنگا۔ اس صورت میں وہ بچ بھی جائے گا۔ پس ان چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کی پرواہ مت کرو۔ تم کو خدا نے عظیم الشان کام کے لئے پیدا کیا ہے مگر تمہاری مثال بعض دفعہ ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ جیسے مشہور ہے کہ کشمیر کے مہاراجہ نے ڈوگروں کی فوج کے علاوہ ایک دفعہ کشمیریوں کی بھی فوج بنائی۔ مگر اس سے وہ کشمیری مراد نہیں جو پنجاب میں رہتے ہیں۔ اور جو ہر لڑائی میں ڈنڈا لے کر آگے آجاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ پنجاب میں کشمیری آکر بہادر ہو جاتا ہے۔ اور کشمیر میں پنجابی جا کر بزدل ہو جاتا ہے۔ بہرحال مہاراجہ نے کشمیریوں کی بھی ایک فوج تیار کی۔ ایک دفعہ سرحد پر لڑائی ہوئی اور گورنمنٹ برطانیہ کو مختلف راجوں مہاراجوں نے اپنی اپنی ریاستوں کی طرف سے فوجی امداد دی۔ کشمیر کے مہاراجوں نے بھی اس فوج کو سرحد پر جانے کا حکم دیا۔ اور کہا ہم امید کرتے ہیں کہ تم اچھی طرح لڑو گے۔ سالہا سال تو ہم سے تنخواہ لیتے رہے ہو۔ اب حق نمک ادا کرنے کا وقت آیا ہے۔ اس لئے تم سے امید کی جاتی ہے۔ کہ تم اس

نازک موقعہ پر

اپنے فرائض کو عمدگی سے سرانجام دو گے۔ کشمیریوں نے جواب دیا کہ سرکار ہم نمک حرام نہیں۔ ہم خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ مگر حضور کے یہ خادم سپاہی ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ لڑائی کا موقعہ تھا اور مہاراجہ ان کو خوش کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے سمجھا اگر یہ راشن بڑھانے کا مطالبہ کریں گے۔ تو راشن بڑھا دونگا۔ تنخواہ میں زیادہ کا مطالبہ کرینگے تو تنخواہ زیادہ کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے کہا بتاؤ کیا چاہتے ہو۔ کشمیری کہنے لگے۔ حضور نے ہم نے سنا ہے پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں۔

ہمارے ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے

گویا وہ جان دینے کو تیار ہیں۔ لڑائی پر جانے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ پٹھان ذرا سخت ہوتے ہیں ساتھ پہرہ ہونا چاہیئے۔

وہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہیں مگر پھر خیال کرتے ہیں کہ فلاں نے چونکہ ہمیں مارا پیٹا ہے۔ اس لئے دوڑو اور قادیان چل کر شکایت کرو۔ وہ بھی درحقیقت ایسے ہی ہیں۔ وہ بھی کہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ کسی ناظر کا پہرہ ہونا چاہیئے۔ ایسا شخص

سپاہی کہلانے کا مستحق

نہیں ہو سکتا۔ سپاہی وہی کہلا سکتا ہے۔ جو بہادر ہو اور ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ درحقیقت احمدیت قبول کرنا اوکھلی میں سر دینے والی بات ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ اوکھلی میں سر دینا تو موہلوں کا کیا ڈر یعنی جب اوکھلی میں سر دے دیا تو اس ڈنڈے کا جس سے چاول کوٹے جاتے ہیں کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص احمدیت میں داخل ہو۔ تو اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر

اللہ تعالے کی مشیت کے ماتحت

مجھ پر مصائب بھی آئے تو میں ان تمام مصائب کو برداشت کروں گا۔ اور کسی موقعہ پر بھی اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹاؤنگا۔

پس یاد رکھو وہ کامیابیاں اور ترقیات جو آنے والی ہیں ان کے لئے

مصائب کی بھٹی

میں سے گذرنا تمہارے لئے ضروری ہے۔ اس کے بعد کامیابیاں بھی آئیں گی خواہ وہ تمہاری زندگی میں آئیں یا تمہاری موت کے بعد۔ شریف آدمی یہ نہیں دیکھا کرتا کہ قربانی کا پھل اسے کھانے کو ملتا ہے یا نہیں۔ بلکہ وہ قربانی کرتا چلا جاتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ قربانی کا پھل چکھنے کا اسے موقع بھی نہیں ملتا کہ وہ وفات پاکر اپنے رب کے حضور پہنچ جاتا ہے۔ تم اگر غور کرو تو تم میں سے اچھے کھاتے پیتے وہی نکلیں گے جن کے باپ دادا نے خود نہیں کھایا۔ اور کنگال وہی نکلیں گے جن کے باپ دادا نے جو کچھ کمایا تھا وہ کھا لیا۔ آخر یہ بڑے بڑے زمیندار جو آج تمہیں نظر آرہے ہیں کیسے بن گئے؟ یہ بڑے زمیندار اسی طرح بنے کہ ان کے باپ دادوں نے تنگی سے گذارہ کیا اور ایک ایک پیسہ بچا کر ایک کنال یہاں سے اور ایک کنال وہاں سے خریدی۔ پھر رفتہ رفتہ ایک گھماؤں زمین ہو گئی۔ اور پھر ایک سے دو اور دو سے چار اور چار سے دس اور دس سے پندرہ اور پندرہ سے بیس گھماؤں زمین کے وہ مالک بن گئے اور جب وہ مرے تو ان کی اولاد نے ان کی زمینوں سے فائدہ اٹھایا۔ مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اولاد ناخلف ہوتی ہے وہ باپ دادا کی جائیداد کو اڑا دیتی اور آہستہ آہستہ مقروض ہو جاتی ہے۔ اور وہی زمین جو ان کے باپ دادا نے بڑی مشکلات سے اکٹھی کی ہوتی ہے بنیوں کے قبضہ میں چلی جاتی ہے اور جب آگے ان کی اولاد آتی ہے۔ تو وہ بھوکوں مرنے لگتی ہے اور وہ ان بنیوں کو گالیاں دیتی ہے۔ جو ان کی زمینوں پر قبضہ کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ حالانکہ انہیں گالیاں اپنے ماں باپ کو دینی چاہئیں جو اپنی اولاد کا حصہ کھا گئے۔

تو

باپ دادوں کی محنت

ہمیشہ اولاد کے کام آتی ہے اور اگر کوئی شخص محنت نہیں کرتا تو اس کی اولاد بھی اس محنت کے فوائد سے محروم رہتی ہے۔ تم غریب سہی۔ تم کنگال سہی۔ لیکن اگر تم میں سے کسی کی ایک کنال زمین بھی ہے تو جب تم اس زمین پر کھڑے ہوتے ہو تو یوں سمجھتے ہو کہ یہاں سے امریکہ تک سب جگہ تمہاری ہی حکومت ہے۔ اور تمہارا دل اتنا بہادر ہوتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہمیں کسی کی کیا پرواہ ہے۔ اور اگر تمہاری ایک گھماؤں زمین ہوتی ہے یا دس گھماؤں زمین ہوتی ہے یا بیس گھماؤں زمین ہوتی ہے

تو پھر تو

تمہاری یہ حالت ہوتی ہے

کہ تم ایک طرف کھڑے ہو کر کہتے ہو کہ ہماری ایک پیلی اس سرے پر ہے اور ایک پیلی اس سرے پر۔ خواہ درمیان میں دس زمینداروں کی اور پیلیاں ہوں مگر ایسی حالت میں جب تم اپنی زمین پر تکبر کے ساتھ کھڑے ہوتے ہو ایک شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں تمہارے پاس آجاتا ہے اور کہتا ہے میں مسافر ہوں میری مدد کی جائے۔ تم اس سے پوچھتے ہو تم کون ہو اور وہ کہتا ہے سید۔ یہ سنتے ہی تم فوراً اپنی چادر اس کے لئے بچھا دیتے ہو اور اس کے ساتھ ادب سے باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو۔ آخر اس کے ساتھ کون سی طاقت ہے جو تمہیں اس بات پر مجبور کر دیتی ہے کہ تم اس کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور اس سے ادب کا سلوک کرو۔ وہ یہی طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پس اس کی طاقت اپنی نہیں بلکہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طاقت ہے

جو آپؐ نے سادات میں منتقل کی۔ اور جو آپؐ نے ہر مسلمان کے اندر منتقل کی اور ہر ایک نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس طاقت کو اپنے اندر جذب کر کے اس سے فائدہ اٹھایا۔ ابوبکرؓ نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا۔ عمرؓ نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا۔ عثمانؓ نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا علیؓ نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا۔ طلحہؓ اور زبیرؓ نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا اور تمہارے باپ دادوں نے اپنی طاقت کے مطابق کام کیا۔ اب تم جیسا کام کرو گے دیسا ہی ویسا ہی تغیر پیدا ہوگا۔ اور جتنا زور سے گیند پھینکو گے اتنا ہی دور وہ چلا جائے گا۔

پس

یہ نادانی کا خیال ہے

جو بعض لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے ان قربانیوں سے کیا فائدہ اٹھانا ہے۔ اگر ہماری قوم۔ ہمارے خاندان اور ہماری نسل کے لئے عزت کا مقام حاصل ہو جائے تو درحقیقت وہ عزت ہمیں ہی حاصل ہو گی۔ پس اس قسم کے وسوسوں کو چھوڑ کر اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو جو تمہیں دین کے لئے

ہر قسم کی قربانیوں پر آمادہ کر دے

اور تمہیں سچا بہادر بنا دے۔

(باقی)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بعض ایمان افروز واقعات

دارالسلام (مشرقی افریقہ) کے میئر اور مبلغ اسلام شیخ امری عبیدی صاحب کا مکتوب

خاکسار محترم رئیس التبلیغ شیخ مبارک احمد صاحب کی اجازت سے مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کو دارالسلام سے روانہ ہو کر اپنے حلقہ انتخاب کیگوما (Kigoma) پہنچا۔ ۲۳ جولائی تک مجھے وہاں رکنا پڑا۔ یہ تمام عرصہ کیگوما ڈسٹرکٹ کا دورہ کرنے میں گذرا۔ T.A.N.U کے مقامی لیڈر اور ٹینو یوتھ لیگ ورکر میرے ہمراہ تھے۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سلسلہ بھی اس دوران ہمارے ہمراہ تھے۔ ایک زمانہ میں یہ علاقہ جماعت احمدیہ کا سخت مخالف تھا لیکن اب ان کا رویہ بالکل بدل چکا ہے۔ کسی جگہ بھی ہماری مخالفت نہیں کی گئی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کو بھی تمام تقریبات میں مدعو کیا جاتا رہا۔ جب کبھی میں دورہ پر مضافات میں نکل جاتا تو ہمارے احمدی دوست مسٹر رشید بکرشی کریا محترم مولوی صاحب کو مختلف لوگوں کی ملاقات کے لئے لے جاتے۔

T.A.N.U کے تمام مقامی لیڈر میرے ملنے والے ہیں۔ ان میں سے بیشتر میرے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان لوگوں نے ہی از خود اپنے علاقہ کے لوگوں سے منظوری لینے کے بعد مجھے دارالسلام میں اطلاع بھجوائی کہ آپ پارلیمنٹ کے انتخاب کے لئے ہمارے علاقہ سے کھڑے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ۱۸ جولائی ۱۹۶۰ء کو بغیر کسی قسم کی مخالفت کے مجھے پارلیمنٹ کا ممبر چن لیا گیا۔

مورخہ ۲۳ جولائی کو کیگوما سے روانہ ہو کر ٹبورا (Tabora) پہنچا۔ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی اور مسجد احمدیہ میں جماعت سے خطاب کیا۔ میں نے احمدیت کی سچائی کا ایک ثبوت دوستوں کے سامنے پیش کیا جو میرے ہی سے متعلق تھا۔ آج سے دس برس پیشتر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ نے اسی جگہ کے مشن ہاؤس میں فرمایا تھا کہ تم ذہین ہو وہ وقت نزدیک ہے کہ تم دستور ساز کونسل کے رکن چنے جاؤ گے۔

محترم شیخ صاحب نے جماعت نیروبی کے بعض دوستوں سے ذکر کیا تھا کہ انہوں نے خواب دیکھا ہے میں ٹانگانیکا کی دستور ساز کونسل کا رکن دیکھا ہے

اکتوبر ۱۹۵۷ء میں محترم شیخ صاحب نے بذریعہ تار مجھے حکم دیا کہ تم فوراً دارالسلام پہنچو کہ مولانا عبدالکریم صاحب شرما سے مشن کا چارج لو کیونکہ محترم شرما صاحب پاکستان جا رہے تھے۔ آپ نے اپنے خط میں ذکر فرمایا کہ میں نے اس بارہ میں استخارہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں مجھے بتلایا گیا ہے کہ آپ کا دارالسلام جانا سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

میں نے اپنی جماعت ٹبورا کو بتایا کہ آج سے دس سال قبل جب میں یہاں سے روانہ ہو کر دارالسلام پہنچا تھا۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ یہ احمدی مبلغ ایک دن [illegible] دستور ساز کونسل کا ممبر بن جائے گا۔ اس وقت محترم شیخ صاحب نے مجھے ٹبورا سوشل آرگنائزیشن کا رکن [illegible] بننے کی ہدایت فرمائی۔ تمام جماعتوں میں سے طاقتور اور مقبول جماعت ٹانگانیکا افریقن ایسوسی ایشن تھی جس کے ٹبورا کے سیکرٹری مسٹر جولیس نیریرے تھے جو آجکل ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے صدر ہیں۔ جب میں نے ممبر شپ کے لئے درخواست کی تو جواب تک نہ دیا گیا۔ میں نے سمجھا شاید میرے احمدی ہونے کی وجہ سے انہوں نے درخواست کو درخور اعتنا نہ جانا۔

کچھ عرصہ بعد مسٹر مکاورڈ ویلفیئر آفیسر کو ٹبورا کے لوگوں [illegible] سوشل کاموں کے لئے یکجہتی پیدا کرنے کے سلسلہ میں میں نے بعض مشورے دئیے وہ اپنی کوشش کرنے کے بعد ناامید ہو چکے تھے میرے مشوروں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انہوں نے دیکھا کہ لوگ خوشی سے تعاون کرنے کو تیار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک سوشل ویلفیئر کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کا ایک رکن مجھے بھی چن لیا گیا۔

ٹبورا کے لوگ اس کمیٹی میں میری تقریروں سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ میری غیر حاضری کمیٹی کے اجلاسوں میں بے رونقی کا باعث بن جاتی۔ اور رفتہ رفتہ میں ٹبورا کی تمام سوشل اور پولیٹیکل سرگرمیوں کا میں مرکز بن گیا۔

کچھ عرصہ ہوا میرا نام ٹبورا کی ٹاؤن شپ اتھارٹی کی رکنیت کے لئے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب کے پاس بھجوایا گیا۔ لیکن باوجود عوام کی زبردست تائید حاصل ہونے کے کمشنر نے مجھے رکن نہ بنایا اور اپنی مرضی کے لوگ چن لئے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میرے لئے دستور ساز کونسل کا رکن بننے کے امکانات بالکل ختم ہو گئے۔ کیونکہ انگریزی حکومت اسی کونسل کے ارکان کا چناؤ خود کرتی تھی۔

لیکن آخر کار وہ وقت آ گیا جب محترم شیخ صاحب کی خواب پوری ہونے کے امکانات روشن ہونے لگے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا انتظام فرمایا کہ افریقہ کے باشندوں نے از خود مجھے چن لیا اور بلا مقابلہ پارلیمنٹ کا رکن منتخب کر دیا۔ اس طرح محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے الفاظ

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

متعدد وزرائے حکومت اور ملک کی نامور ہستیوں کی طرف سے پیغامات - کانفرنس کا بخیر و خوبی اختتام

(قسط ۲)

(از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ رپورٹ

تیسرے روز کا تیسرا اجلاس جلسہ استقبالیہ - حسب دستور اس سال بھی جلسہ استقبالیہ منعقد کیا گیا - یہ جلسہ ریلوے کے خوبصورت اور شاندار ہال میں منعقد کیا گیا - جلسہ کی کارروائی ½ ۸ بجے رات تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوئی سب سے قبل صدر واکنگ کمیٹی جناب حسن احیا صاحب برمادی نے تمام متعلقہ افراد اور جماعتوں کا شکریہ ادا کیا - بعد میں اس موقعہ پر پیغامات اور تاریں بھجوانے والے افراد اور جماعتوں کا شکریہ ادا کیا گیا -

پیغام بھجوانے والوں میں بعض معروف ہستیاں یہ ہیں -

(۱) وزیر دفاع و کمانڈر افواج بری جنرل ناسوتیون صاحب

(۲) وزیر محکمہ veteran

(۳) وزیر محکمہ سوشل (۴) وزیر زراعت (۵) صدر شعبہ استحکام مملکت جنرل شری سلطان آف جوگجاکرتا - (۶) بانڈونگ کی میونسپلٹی کا نمائندہ (۷) پروفیسر جاپادی ننگرت (۸) ایک ممبر نیشنل اسمبلی (۹) بستمان صاحب ممبر عدلیہ جاکرتا -

پھول بھیجنے والوں میں سے ممتاز افراد یہ ہیں (۱) گورنر مغربی جاوا (۲) اہلیہ صاحبہ گورنر صاحب (۳) ڈاکٹر SOPUN (بانڈونگ کے مشہور ڈاکٹر) اہلیہ صاحبہ حمید احمد صاحب اور حمید احمد صاحب خود - اس موقعہ پر متعدد جماعتوں اور احباب جماعت نے بھی تاروں کے ذریعہ پیغام بھجوائے - ان سب کا شکریہ ادا کیا گیا -

جناب حسن احیا برمادی صاحب کے بعد صدر عہدیداران مرکزیہ جناب راڈن ہدایت صاحب نے مختصر سی تقریر میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا - اور بتایا - کہ جماعت احمدیہ خالص دینی جماعت ہے - جو اپنے آپ کو سیاست سے باہر رکھ کر ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے پُر امن طریقوں سے عمل پیرا ہے - آپ نے جماعت کی مختصر تاریخ بھی بیان کی بعد مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے انجیل اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ نشانیاں مسیح موعود کے بارے میں بیان کیں - اور ثابت کیا کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں - اور یہ کہ ان کا اطلاق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہی ہوتا ہے حضور کی بعثت کی اغراض بیان کیں - اور بتایا کہ کمیونزم کا مقابلہ زندہ نشانوں کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے - اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کیا اور موافق و مخالف کی آرا اس بارے میں پیش کیں - اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب حقیقۃ الوحی سے بعض پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں -

ان تقاریر کے بعد - حاضرین کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا - اس پر عزت مآب گورنر مغربی جاوا نے مختصر سی تقریر میں جماعت احمدیہ کی کامیابی پر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی کہ جماعت احمدیہ نے جو فیصلے کئے ہیں وہ جماعت کے لئے اور انڈونیشین ملک کے لئے بہتری و برکت کا موجب ہوں -

عزت مآب وزیر امور دینیات نے اس موقعہ پر وزارت دینیات کے ایک شعبہ کے سیکرٹری کو اپنا پیغام پڑھنے کے لئے بھجوایا آپ کا پیغام کافی لمبا تھا - اور یہ پہلا موقعہ تھا - کہ جماعت احمدیہ کی مجلس استقبالیہ میں کسی وزیر نے باقاعدہ تحریری پیغام بھجوایا ہو -

اس کے بعد مجلس الشرکۃ الاسلامیہ انڈونیشیا کے نمائندہ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا - کہ جماعت احمدیہ بھی قرآن اور حدیث پر عمل کرنے میں ہی اپنی نجات تصور کرتی ہے - آپ نے یہ امید ظاہر کی - کہ جماعت احمدیہ بھی بلدۃ طیبہ کے قیام میں مدد دے گی - اس کے بعد مجلس آرٹسٹ و فلاسفہ اسلام کے نمائندہ نے مجلس تبلیغی محمدیہ کی طرف سے سلام پیش کیا - اور کمیونسٹوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا - کہ محض مادی ترقی انسان کے قلب کو اطمینان نہیں دے سکتی - اس کے بعد پنج شیل کی پارٹی کے پیشوا قومی لیڈر گاتوت صاحب کے نمائندہ نے گاتوت صاحب کی طرف سے جماعت کا شکریہ ادا کیا - اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ حکومت کی اطاعت کو ضروری قرار دیتی ہے -

اس کے بعد حاضرین کو موقع دیا گیا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اور عہدیداران مرکزیہ سے متعارف ہوں - اس اثنا میں حاضرین کی سیموں اور مٹھائیوں سے تواضع کی گئی اور احباب ایک دوسرے سے مل کر متعارف ہوتے رہے آخر ۱۰ بج کر پندرہ منٹ پر یہ تقریب ایک پُر سوز دُعا کے ساتھ ختم ہوئی جو مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے کرائی -

مجلس استقبالیہ میں غیر از جماعت افراد معتد بہ تعداد میں شامل ہوئے - ہال کا نصف حصہ مہمانوں سے پُر تھا - حاضرین میں عزت مآب گورنر مغربی جاوا پراونشل فوج کے اعلیٰ افسر - بری فوج کے کمانڈر جنرل ناسوتیون کے ذاتی نمائندہ - عزت مآب وزیر دینیات کے ذاتی نمائندہ - بعض دوسرے معززین شہر اور طلبہ تھے -

تقریب مجلس استقبالیہ کے بعد اس ہال میں کانفرنس کی الوداعی تقریب منعقد ہوئی - جس میں سب سے قبل صدر لجنہ اماء اللہ اہلیہ صاحبہ راڈن ہدایت نے مبلغین اور عہدیداران مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا - کہ مستورات کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا - انہوں نے یہ بھی کہا کہ کانفرنس کے موقعہ پر ہمیں تمام جگہوں کی لجنات سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے وغیرہ -

ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے نعیمہ بنت مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ کانفرنس کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی ہے نیز اس بارے میں بانڈونگ جماعت کا شکریہ بھی ادا کیا -

اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکرم راڈن انور صاحب نے جو ربوہ کئی سال رہ چکے ہیں - اپنے خیالات کا اظہار کیا -

انصار اللہ نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ہم نے اس سال ایک اہم فیصلہ کیا ہے - اور وہ یہ کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قواعد و ضوابط کا جلد انڈونیشین میں ترجمہ کیا جائے اس سے ہمیں اپنی صحیح پوزیشن اور مقام اور ذمہ داری کا علم ہوگا -

اس کے بعد حاضرین میں سے سب سے معمر فرد جماعت یعنی سالم بن سنگمر (عرب نژاد احمدی) صاحب نے دلچسپ پیرایہ میں اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے - اور احباب کا ایمان تازہ کر دیا -

ازاں بعد جناب حسن صاحب برمادی صدر واکنگ کمیٹی نے ایک دفعہ پھر سب احباب کا شکریہ ادا کیا - اور بانڈونگ کی جماعت یا واکنگ کمیٹی کے افراد کی طرف سے احباب کی خدمت میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے تہ دل سے معاف کرنے کی درخواست کی - اس کے بعد جناب راڈن ہدایت صاحب نے واکنگ کمیٹی بانڈونگ مبلغ بانڈونگ مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب بانڈونگ کی جماعت کے افراد اور تمام ان دوستوں کا شکریہ ادا کیا - جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا - آپ نے احباب سے درخواست کی - کہ کانفرنس میں جو امور خوشکن ہیں - انہیں اپنی اپنی جماعتوں کے سامنے پیش کر کے احباب کے جوشوں کو بلند کریں -

آپ نے عہدیداران مرکزیہ کی طرف سے بھی جماعت کی خدمت میں خامیوں پر معذرت پیش کی

اس کے بعد آخر میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے کہا کہ چند روز قبل ہم خوشی کے جذبات میں ایک دوسرے سے ملے تھے - اور اب کانفرنس کے اختتام پر ایک دوسرے کی جدائی پر ہمارے دل حزیں ہیں - احباب کو چاہیئے کہ وہ اچھی یادوں کو ساتھ لے کر جائیں آپ نے فرمایا ہم لوگ تو کمزور ہیں ہی - وہ لوگ جو قادیان کی مقدس بستی کی شب و روز کی قربانی دے کر حفاظت کر رہے ہیں - وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا - اس پر آپ نے حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ درد بھرے الفاظ سنائے جو کہ انہوں نے محترم شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو ان کے ۱۹۵۲ء میں قادیان جانے کے وقت کہے تھے -

آپ نے کہا ہو سکتا ہے - کہ کانفرنس میں بعض خامیاں رہ گئی ہوں - لیکن ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے - کہ ہم ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں - اس کے بعد ۴۵ - ۱۱ پر دعا کے بعد یہ اجتماع ختم ہوا - اس سال بھی حسب دستور نماز فجر کے بعد مختلف رہائش گاہوں پر درس قرآن کا سلسلہ جاری رہا - جس میں مندرجہ ذیل مبلغین نے حصہ لیا - مکرم جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب - مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب - مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب - مکرم جناب مولوی محمد ایوب صاحب - مکرم جناب ذینی دھلان صاحب اور خاکسار عبدالحی -

کانفرنس کی بعض خصوصیات (۱) اس کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی تعداد گذشتہ کانفرنسوں سے زیادہ تھی - اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے -

(۲) اس سال SLIDES پر حضرت

امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب۔ اور دوسری ممتاز ہستیوں کو احباب جماعت نے دیکھا اور جلسہ سالانہ کے نظارہ کا مشاہدہ کیا۔

(۳) مجلس استقبالیہ میں پہلی دفعہ مرکزی وزیر نے مضبوط پیغام بھجوایا

(۴) پہلی دفعہ جماعت کے سامنے جماعت کی اقتصادی ترقی کے لئے عملی تجاویز پیش کی گئیں۔

بانڈونگ کی جماعت کے افراد نے بڑے اخلاص اور محبت سے مہمانوں کی خدمت کی۔ باوجود اس کے کہ بجٹ میں ۵۵۰ مہمانوں کی ضیافت کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ ورکنگ کمیٹی نے اس خرچ میں قریباً ۴۰۰ افراد کو کھانا کھلایا۔ اور جلسہ کے ایام سے قبل اور بعد بھی مہمان آتے جاتے رہے۔ باوجود مہمانوں کی زیادتی کے کھانے کا معیار اچھا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت بانڈونگ کی تعداد زیادہ ہے۔ وہ اس سے قبل ایک کانفرنس کا تجربہ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی جب تک اخلاص اور محبت نہ ہو محض تعداد اور تجربہ کام نہیں آیا کرتا۔

اب جماعت کی دوسری تنظیموں کی مختصر رپورٹ پیش کی جاتی ہے

لجنہ اماء اللہ } لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا مرکزیہ کی نمائندہ دلیہ دملی صاحبہ نے کہا کہ امسال خدا کے فضل سے ممبرات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ ممبرات لجنہ کا چندہ بھی ادا کرتی ہیں۔ اس سال مرکزی لجنہ نے لجنات کو تلقین کی ہے ... کانفرنس ... میں حصہ لے کر کانفرنس کے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد دیں۔ اس طرح تمام لجنات کو تلقین کی گئی کہ ہر جگہ جماعت کی لجنہ کے ... کی اقتدار میں کھانا پکانا ... تھوڑا سا چاول کانفرنس کے ... جمع کیا کریں۔ لجنہ نے یہ اعلان کیا کہ جہاں بھی لجنات ہیں ان کی اپنی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے گا۔

اسی طرح لجنہ مرکزیہ نے لجنات کو توجہ دلائی کہ ہر جگہ اپنے اخراجات میں سے پس انداز کرنے کی عادت پیدا کریں اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ کے جلسہ کی رپورٹ پیش ہوئی ناصرات کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے راڈن انور صاحب نے مجلس کے سال رواں کے کام پر نظر ڈالتے ہوئے حالیہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی اور مجلس نے جو فیصلے کئے . . . . .

ان کا ذکر کیا اجتماع بھی جو کہ کانفرنس کی تاریخوں سے معاً قبل بانڈونگ میں منعقد کیا گیا ۱۷۵ خدام نے شرکت کی جس میں علمی ذہنی و دینی مقابلوں کے علاوہ کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے مبلغین نے متفرق اوقات میں مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

اجتماع میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت کے لئے احمدیہ سکول اور ہوسٹل قائم کئے جائیں دوران سال میں ایک کورس مقرر کیا جائے گا۔ جسے ہر جگہ کے خدام نصاب کے طور پر استعمال کریں گے۔ وغیرہ ۔ وغیرہ

مجلس انصار اللہ: انصار اللہ نے اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ مرکزی مجلس انصار اللہ کے قوانین وضوابط کا جلد سے جلد انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اس کی روشنی میں باقاعدہ پروگرام بنا کر ہر جگہ مجالس انصار اللہ قائم کی جائیں لیکن ساتھ یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ سر دست ہر جگہ کے انصار اللہ سابقہ مفید پروگرام کو جاری رکھیں خصوصاً نماز تہجد تلاوت قرآن مجید۔ اور دعاؤں پر زیادہ زور دیں۔ اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دیں اور جماعتی کاموں میں زیادہ حصہ لیں۔ انصار اللہ کے اجلاس میں مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب اور خاکسار نے بھی بعض امور کی وضاحت کی۔ بالآخر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی نیم شبانہ دعاؤں میں انڈونیشیا کو بھی یاد رکھیں کہ تا اللہ تعالیٰ یہاں جلد از جلد اسلام اور احمدیت کی ترقی کے دن لائے۔

محکمہ ریلوے کا تعاون } جاکرتا سے بانڈونگ کے لئے روانہ ہونے والی گاڑیوں کے ساتھ دو دفعہ سپیشل ڈبے محکمہ ریلوے کی طرف سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی سہولت کے لئے مہیا کئے گئے جن پر ڈبوں کے دونوں جانب کپڑے کے بڑے بڑے لمبے (ساڑھے پانچ پانچ گز لمبے) پوسٹروں پر بڑے موٹے موٹے حروف میں ذیل کے الفاظ ہری سیاہی سے لکھے ہوئے تھے "جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کا قافلہ" اور اسی طرح سے بانڈونگ سے واپسی پر بھی محکمہ ریلوے نے ہماری سہولت کے لئے گاڑی کے سپیشل ڈبے مہیا کئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کے لئے ریلوے کی طرف سے رعایتی ٹکٹوں پر سفر کرنے کی سہولت بھی دی گئی۔ یعنی ایک طرف کا پورا کرایہ اور واپسی کا صرف نصف کرایہ ہمیں ادا کرنا پڑا۔ محکمہ ریلوے نے قابل تعریف تعاون سے ہماری مشکلات کو دور کرنے میں بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ اس محکمہ کے نیک دل افسران کو بہترین اجر دے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ۱۹۶۰ء

بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء

امسال ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو شامل ہونے کے لئے تیار کریں۔ اور مندرجہ ذیل ضروریات کے ماتحت تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ ہر لجنہ یہ کوشش کرے کہ ان کی طرف سے ناصرات کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور پہنچے۔

۲۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ جس میں ناصرات الاحمدیہ کی ترقی و بہبودی کے متعلق بھی غور کیا جائیگا۔ لجنات شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے ناصرات کے متعلق بھی اپنی تجاویز بھجوائیں۔

۳۔ تمام لجنات ناصرات الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹیں آٹھ اکتوبر ۱۹۶۰ء تک بھجوا دیں۔ اس میں تعداد ممبرات لجنہ اور تعداد ممبرات ناصرات الاحمدیہ الگ الگ درج کریں۔ دوران سال کا چندہ بھی درج کریں۔ ہر ناصرات الاحمدیہ کو اس مرتبہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے نمبر دئے جائیں گے۔

۴۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر تحریری و تقریری مقابلوں کے علاوہ کھیلوں کا پروگرام بھی ہوگا۔

۵۔ تلاوت قرآن مجید کا پہلے پانچ سیپاروں میں سے مقابلہ ہوگا۔

۶۔ نظم کا مقابلہ۔ صرف درثمین میں سے شعر پڑھنے ہوں گے۔

۷۔ تقریری مقابلہ ۸ تا ۱۰ سال چھوٹا گروپ۔ حسب ذیل عنوان ہوں گے۔ وقت پانچ منٹ اور زبانی تقریر کرنی ہوگی۔

۱۔ اطاعت۔ ۲۔ احمدی بچی کے فرائض

۸۔ تقریری مقابلہ ۱۱ تا ۱۵ سال بڑا گروپ مندرجہ ذیل عنوان ہوں گے وقت ۷ منٹ زبانی تقریر ہوگی۔

۱۔ سچائی۔ ۲۔ احمدیت کی صحیح خادمہ کیونکر بنا جا سکتا ہے۔ ۳۔ الٰہی سلسلوں کے لئے خلافت کا ہونا ضروری ہے۔

۹۔ زبانی مقابلہ۔ دینی معلومات۔ چھوٹے گروپ کے لئے قرآن مجید کی آخری پانچ سورتیں زبانی نماز۔ سادہ اور آسان سوالات ہوں گے۔

۱۰۔ تحریری مقابلہ۔ دینی معلومات بڑا گروپ۔ کاغذ قلم کا انتظام لڑکیاں کر کے آئیں نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔ ترجمہ قرآن مجید پہلا سیپارہ۔ قرآن مجید کی آخری دس سورتیں زبانی نماز باترجمہ چہل حدیث کی پہلی دس حدیثیں اس کے علاوہ عام مذہبی و علمی سوالات۔ امید ہے کہ لجنات زیادہ سے زیادہ بچیوں کو اجتماع میں شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر بدستور سابق انشاء اللہ تعالیٰ ملک کے ہر حصہ سے اراکین تشریف لائیں گے۔ جن کے قیام و طعام اور جلسہ کے جملہ انتظامات مجلس مرکزیہ کے سپرد ہوتے ہیں یہ اخراجات مرکز کے فیصلہ کے مطابق "چندہ سالانہ اجتماع" کی مد سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ اجتماع کی شرح صرف بارہ آنے سالانہ فی کس ہے اور یہ اتنی قلیل شرح ہے کہ اس چندہ کو غریب سے غریب رکن بھی بشرح صدر سے ادا کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اجتماع سے قبل اس چندہ کی وصولی سو فیصدی ہو جائے تاکہ اس میں سے سالانہ اجتماع کے اخراجات پورے ہو سکیں اور دوسرے چندہ جات پر اس خرچ کا بار نہ پڑے۔

عہدیداران انصار اللہ سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تمام اراکین سے بالشرح یہ چندہ وصول کر کے جلد از جلد ضرور مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں سہولت رہے جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت } حافظ امیر بخش صاحب امام جماعت احمدیہ کوٹ سلطان کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۵-۹-۶۰ کو پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین

(عبد الحفیظ خان بھٹی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

افریقہ کی ایک نئی آزاد اسلامی مملکت ـــــ نائیجیریا

افریقہ کے مغربی ساحل پر نائیجیریا کی وفاقی مملکت (یکم اکتوبر سے) قومی آزادی سے بہرہ ور ہو رہی ہے اس مملکت کا رقبہ پونے چار لاکھ مربع میل اور آبادی ساڑھے تین کروڑ ہے یہ آبادی جو مختلف قبائل پر مشتمل ہے۔ کئی مذاہب کے پیروکاروں پر مشتمل ہے ملک کی نصف سے زیادہ آبادی شمال میں آباد ہے اور اس کی بھاری اکثریت مسلمان ہے۔

نائیجیریا چار بڑے حصوں میں شرقاً غرباً منقسم ہے ساحل کے قریب دس سے ساٹھ میل تک عریض دلدلی علاقہ ہے۔ جس سے ملک کا سب سے بڑا دریا نائیجیریا گذر کر سمندر میں گرتا ہے۔ شمال کی طرف صحرائے اعظم ہے۔

قدیم تاریخ

افریقہ کے اس نو آزاد ملک کی قدیم تاریخ واضح نہیں ہے۔ پندرھویں صدی میں پرتگال اور انگلستان نے اس کے ساحلی علاقوں پر قدم جمانے شروع کئے لیکن اندرونی علاقے میں یورپی اثر و نفوذ کا آغاز انیسویں صدی میں ہوا۔ سب سے پہلے انگریزوں کے جہاز نائیجیریا کے ساحل پر ۱۵۵۳ء میں پہنچے لیکن ۱۸۶۱ء میں اس کا ایک علاقہ لیگوس پہلی مرتبہ برطانوی سلطنت میں شامل ہوا اور اسے افریقی غلاموں کی تجارت روکنے کے لئے اڈہ بنایا گیا۔ ۱۹۰۰ء میں نائیجیریا کے جنوبی اور شمالی علاقے بھی برطانوی اثر میں آ گئے۔ ۱۹۱۴ء میں ان علاقوں کو باہم مدغم کر کے نائیجیریا کی نوآبادی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۴۶ء میں پہلی مرتبہ یہاں آئینی اصلاحات نافذ کی گئیں۔ ۱۹۵۳ء میں لندن میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں نائیجیریا کی سب سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے اور ملک کے لئے مزید آئینی اصلاحات کا جائزہ لیا گیا۔ اس کانفرنس کے بعد اگلے سال وفاق نائیجیریا کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ۱۹۵۷ء میں لندن میں آئینی معاملات سے متعلق ایک اور کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں نائیجیریا کے مشرقی و مغربی علاقوں کو حکومت خود اختیاری سے بہرہ ور کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۱۹۵۸ء میں لندن میں ایک اور آئینی کانفرنس ہوئی جس میں برطانیہ نے یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء کو نائیجیریا کو قومی آزادی سے بہرہ ور کرنے کا اعلان کیا۔ نائیجیریا کا ایک حصہ کیمرون یکم اکتوبر ۱۹۶۱ کو عام استصواب سے یہ فیصلہ کرے گا کہ وہ وفاق نائیجیریا سے الحاق کرے گا یا ملحقہ مملکت کیمرون سے اس دوران میں یہ حصہ برطانوی انتداب میں رہے گا۔

نائیجیریا آزادی کے بعد دولت مشترکہ کا رکن بن جائے گا۔ برطانوی وزیراعظم مسٹر میکملن کی طرف سے وفاق کے وزیراعظم الحاج سر ابوبکر تفاوا بلیوا کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم سے مشورہ کے بعد مجھے آپ کو یہ پیغام پہنچاتے ہوئے مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ یکم اکتوبر سے نائیجیریا کو دولت مشترکہ کا رکن تسلیم کر لیا جائے۔"

نائیجیریا کے وزیراعظم نے اس پیغام کے جواب میں کہا ہے کہ "دولت مشترکہ کی رکنیت حاصل کر کے اہل نائیجیریا کو جو خوشی ہوئی ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ درحقیقت ہم آپ کے اور دولت مشترکہ میں آپ کے ساتھی وزرائے اعظم کے بے حد شکرگزار ہیں اور جس خلوص اور محبت سے نائیجیریا کو دولت مشترکہ کا رکن تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم ان اعلیٰ معیاروں کو برقرار رکھنے کا عہد کرتے ہیں جن کی بدولت اس مشکل دور میں دولتِ مشترکہ کا اس قدر اثر و رسوخ قائم ہے۔"

معاشرت و معیشت

نائیجیریا میں آزادی سے تین دن پہلے صوبہ بینو میں بغاوت ہونے کی اطلاعات آئی ہیں۔ وہاں ۵۰ اور ۶۰ ہزار کے درمیان افراد فسادات میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے پولیس کے احکام ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ فسادات میں ۵۰ سے زیادہ افراد ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہوئے ہیں یہ اطلاع حال ہی میں آزاد ہونے والے افریقی ملک کانگو کے پس منظر میں کسی طرح خوش آئند نہیں ہے لیکن نائیجیریا میں برطانوی سیادت کانگو کے مقابلے میں بڑے مختلف حالات میں ختم ہو رہی ہے! اور امید کرنی چاہیئے۔ کہ وہاں کانگو کا المیہ نہیں دہرایا جائے گا۔

اس امید کی یہ وجہ ہے کہ نائیجیریا اس تنظیمی خلا میں آزادی سے بہرہ ور نہیں ہوا جو کانگو میں کارفرما تھا۔ نائیجیریا سے گزشتہ کئی سالوں سے چھ سو کے قریب طلبا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ وہاں کے مشرقی اور مغربی حصوں میں کئی سال سے لازمی ابتدائی تعلیم پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کیلئے مزید ۴۳ ہزار اساتذہ کی ضرورت ہے لیکن نائیجیریا کے قومی حکمرانوں کو امید ہے کہ وہ چند سالوں کے اندر اس ضرورت کو پورا کر لیں گے۔

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے بصورت وفد مولوی قمرالدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ ۵ اکتوبر سے جماعتوں کا دورہ شروع کریں گے۔ جماعتوں کو اطلاع بھجوائی گئی ہے۔ یہ وفد جس علاقہ میں پہنچے گا۔ وہاں کا مربی وفد ہذا کا ممبر ہوگا۔

اس دورہ کا مقصد جماعتوں کی اصلاح وارشاد ہے۔ اور یہ دیکھنا ہے کہ احمدیت کے نقطہ نگاہ سے احباب جماعت کس سٹیج پر ہیں۔ سیکرٹری مقرر ہے یا نہیں۔ مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں۔ خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ کیا کوئی ایسا ظاہری یا باطنی فتنہ تو نہیں ہے۔ جو مقامی جماعت یا مرکز کے تعلقات پر خراب اثر پیدا کرنے والا ہو۔ درس قرآن شریف یا درس حدیث یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام ہے یا نہیں۔ دوسرے احباب سے تعلقات کیسے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اہم امور۔ اور ارشاد سے متعلق باتیں اور ضروری ہدایات۔

نظارت ہذا تمام جماعتوں سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ وفد سے پورے طور پر تعاون کریں گی۔ اور اصلاح وارشاد کے امور میں احباب کو استفادہ کی ہدایت کریں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بعض ایمان افروز واقعات (بقیہ صفحہ ۴)

پورے ہو گئے کہ "افریقہ کے لوگ اس وقت ترقی کے رستہ پر گامزن ہوں گے جب تم پارلیمنٹ کے رکن چنے جاؤ گے"

محترم شیخ صاحب کی دوسری بات جو آپ نے مجھے دارالسلام کا انچارج بنانے وقت فرمائی تھی اس طرح پوری ہوئی کہ میرے سوشل اور پولیٹیکل سرگرمیوں میں حصہ لینے اور پھر دارالسلام کا میئر ہو جانے کے باعث افسران برٹش گورنمنٹ کا رویہ جماعت کے بارے میں بدل دیا۔ بدقسمتی سے برٹش گورنمنٹ ٹانگانیکا جو جماعت کی ابتدائی دور میں سالہا سال خفیہ طور پر مخالفت پیدا کرنی کی سعی کرتی رہی ہے خاص طور سے ٹوائننگ (Twining) (یہ شخص ٹانگانیکا کا گورنر تھا) نے تو اسلام کو مشرقی افریقہ سے ختم کرنے کی بہت کوششیں کیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کی تمام سکیموں کو ناکام بنا دیا۔ اور اب تو افریقن اس حد تک اس کے خلاف ہیں کہ دارالسلام سنٹرل ہسپتال جو پرنسس مارگریٹ ہسپتال کہلاتا ہے مگر ایک وارڈ کی دیوار پر کندہ شدہ اس کے نام کو مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔

ٹبورا کے قیام میں ایک پبلک میٹنگ کو خطاب کیا جو T.A.N.U کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اس کے علاوہ ایک ہندو دوست نے ٹی پارٹی دی جس کے بعد تقریر کا موقعہ ملا۔

مورخہ ۲۵ جولائی کو دارالسلام میں پہنچا۔ خطوط کا ایک انبار میرا منتظر تھا۔ پاکستان کی ہاکی ٹیم دارالسلام میں آئی ہوئی تھی اس سے ملاقات ہوئی اور میرا تعارف پاکستان کے طالبعلم دارالسلام کے میئر اور جماعت احمدیہ کے مبلغ کی حیثیت سے کرایا گیا۔ ان سے بھی مختلف مواقع پر ملاقات ہوئی۔ آخری دفعہ ہوائی اڈے پر الوداع کے لئے حاضر ہوا۔

مشنری ٹریننگ کلاس

مشنری ٹریننگ کلاس سے دو طالب علم فارغ التحصیل ہوئے جنہیں ٹبورا اور کلوا (Kilwa) میں متعین کیا گیا۔ ایک تیسرا معلم ٹانگا (Tanga) جانے کے لئے تیار ہے۔ نئی کلاس میں ایک طالبعلم ٹبورا سے اور دوسرا لونڈا اور ونڈی سے آ کر داخل ہوئے ہیں۔

انگریزی کی کلاس جاری ہے جس میں پانچ بالغ اور دس بچے شامل ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم اور دینیات کی تعلیم بھی ساتھ کے ساتھ جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو صد سواہلی لٹریچر فروخت کیا گیا۔

ریڈیو پر تقریر

ٹانگانیکا براڈکاسٹنگ کا ریڈیو کے ڈائرکٹر سے ملا اور اس امر کی شکایت کی کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کے مقابل بہت کم وقت دیا جا رہا ہے اور احمدیوں کو اسلام کی تعلیمات پیش کرنے کا بہت ہی کم موقعہ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم احمدیوں کے لئے نشریات کا انتظام کر رہے ہیں۔ تاہم ابتداء میں آپ کو کم وقت مل سکے گا۔ ان کا ایک نمائندہ مجھے ملنے کے لئے آ چکا ہے تا کہ پروگرام کی تفصیلات طے کی جائیں۔ ریڈیو کے انگریزی کے پروگرام Point of View میں باقاعدگی سے شامل ہو رہا ہوں۔ اس کے رکن دو یورپین ایک ایشین اور خاکسار ہے۔

(بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے عہدہ داران کا انتخاب

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۰ء کو ایم۔بی ہائی سکول جھنگ صدر میں ضلع جھنگ کے ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کا سالانہ انتخاب ہوا جس میں ضلع کے بیس ہیڈ ماسٹروں نے شرکت کی اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ متفقہ طور پر ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔

صدر کے علاوہ مندرجہ ذیل عہدیداران کثرت رائے سے منتخب ہوئے۔

۱۔ مکرم سید اعجاز علی شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول لالیاں۔ جنرل سیکرٹری

۲۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ہیڈ ماسٹر اصلاح ہائی سکول چنیوٹ۔ فنانشل سیکرٹری

۳۔ مکرم شیخ عبد المجید صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ وائس پریذیڈنٹ۔

ان کے علاوہ پانچ اصحاب مجلس منتظمہ کے اراکین منتخب ہوئے۔

(نامہ نگار)

خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ العزیز مجالس خدام الاحمدیہ ملتان ڈویژن کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ، اتوار ۲۳ کیمبرج روڈ ملتان چھاؤنی مکرم ملک عمر علی صاحب کی کوٹھی پر منعقد ہوگا۔ ملتان ڈویژن کی جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں۔ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو ایک بجے افتتاح ہوگا۔ اور ۱۶ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بعد نماز عصر یہ اجتماع ختم ہو جائیگا قیام و طعام کا انتظام مقام اجتماع ہی میں ہوگا۔

اجتماع میں شمولیت کرنے والے خدام اپنے ہمراہ موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔ نیز اجتماع کے اخراجات کے لئے ایک روپیہ فی کس بطور چندہ اجتماع لیتے آئیں۔ اس سے زائد چندہ یا عطیہ بھی خاص شکریہ کیساتھ قبول کیا جائیگا۔ میں تمام خدام ملتان ڈویژن کو اس میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں گے۔ خصوصاً قائدین اضلاع و مقامی۔

(خاکسار عبد اللطیف قائد علاقائی ملتان ڈویژن پاؤنیر الیکٹرک سنٹر بیرون حرم گیٹ ملتان شہر)
(فون ۲۷۳۰)

اعلان

عوام کی اطلاع کے لئے مشتہر ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے ریل کاروں کے ٹائم ٹیبل میں درج ذیل ترامیم واقع ہوئی ہیں:۔

لاہور۔ چوہڑکانہ سیکشن

ایل سی۔۱۔اپ آمد	ایل سی۔۱۔اپ روانگی	سٹیشن	ایل سی۔۲۔ڈاؤن آمد	ایل سی۔۲۔ڈاؤن روانگی
-	۴-۰۰	لاہور	۷-۲۰	-
۵-۳۰		چوہڑکانہ	-	۵-۴۰

ایل ایم۔۱۔اپ اور ایم ایل ۲ ڈاؤن لاہور اور مریدکے کے مابین منسوخ کر دی گئی ہے ایل ایم ۳۔اپ اور ایم۔ایل ۴ ڈاؤن اس سیکشن پر یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء سے درج ذیل اوقات کے مطابق چل رہی ہے:۔

ایل ایم ۳۔اپ آمد	ایل ایم ۳۔اپ روانگی	سٹیشن	ایم ایل ۴ ڈاؤن آمد	ایم ایل ۴ ڈاؤن روانگی
-	۱۵-۲۵	لاہور	۱۷-۱۵	-
۱۶-۱۰	-	مریدکے	-	۱۶-۲۰

آر۔سی ۵۔اپ اور آر سی ۶۔ڈاؤن لاہور۔ لالہ موسیٰ سیکشن پر چلنے والی ریل کار کے اوقات میں درج ذیل ترامیم واقع ہوئی ہیں:۔

آر سی ۵ اپ آمد	آر سی ۵ اپ روانگی	سٹیشن	آر سی ۶ ڈاؤن آمد	آر سی ۶ ڈاؤن روانگی
-	۵-۵	لاہور	۲۲-۴۰	-
۱۵-۱۰	-	لالہ موسیٰ	-	۱۷-۳۰

لاہور۔ جلو سیکشن پر چلنے والی ریل کار کے اوقات میں درج ذیل تبدیلی ہوئی ہے۔ اس سیکشن پر چلنے والی دیگر ریل کاروں کے اوقات میں تبدیلی نہیں ہوئی۔

ایل جے ۲ ڈاؤن آمد	ایل جے ۲ ڈاؤن روانگی	ایل جے ۱۲ ڈاؤن آمد	ایل جے ۱۲ ڈاؤن روانگی	ایل جے ۱۴ ڈاؤن آمد	ایل جے ۱۴ ڈاؤن روانگی	سٹیشن	جے ایل ۱۔اپ آمد	جے ایل ۱۔اپ روانگی	جے ایل ۱۱۔اپ آمد	جے ایل ۱۱۔اپ روانگی	جے ایل ۱۳۔اپ آمد	جے ایل ۱۳۔اپ روانگی
-	۵/۵۰	-	۱۲/۳۰	-	۱۳/۲۵	لاہور	۷/۱۵	-	۱۳/۳۰	-	۱۴/۵۰	-
۶/۲۰	-	۱۴/۵۶	-	۱۴/۱۱	-	جلو	-	۶/۴۰	-	۱۳/۱	-	۱۴/۴۰

نوٹ:۔ ان اوقات میں بغیر کسی سابق نوٹس کے تبدیلی واقع ہو سکتی ہے اور اسے منسوخ بھی کیا جا سکتا ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز یکشنبہ بعد نماز عشاء مکرم مولوی ابو المبشر نور الحق صاحب نے مکرم مبارک احمد صاحب بقاپوری فورین سنٹرل ایجنسی لمیٹڈ کراچی ابن حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا نکاح ہمراہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت محترم جناب حکیم یوسف علی صاحب لاہور بعوض حق مہر تین ہزار روپیہ پڑھا۔ آخر میں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں تمام حاضر احباب شریک ہوئے۔

احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔

آمین اللھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴